السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں ہے کہ میت کے گھر اجتماع کو ہم نوحہ شمار کرتے تھے، اس حدیث کا حوالہ درکار ہے اوراس کا مطلب بھی بیان کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو بیان [1] حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم میت کے اہل خانہ کے پاس جمع ہونے اورتدفین کے بعد کھانا تیار کرنے کو نوحہ شمار کرتے تھے۔ کیا ہے۔[2]

اس حدیث میں دوچیزیں بیان کی گئی ہیں۔[3] حافظ بوصیری نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

1۔ میت کے گھر تعزیت کے لیے اجتماع کرنا اوروہاں کھانے کا اہتمام کرنا نوحہ ہے۔

2۔ نوحہ حرام ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کی حرمت کا ذکر ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ شہید ہوگئے ہیں تو آپ نے فرمایا: ’’جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ انہیں ایسی تکلیف دہ خبر موصول ہوئی ہے جو انہیں کھانا پکانے سے مشغول رکھے گی۔‘‘[4]

یہ دونوں احادیث آپس میں متعارض معلوم ہوتی ہیں، ان میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اگر اہل میت کے لیے کوئی دوسرا آدمی یا گھر کھانا تیار کرکے لائے اورانہیں کھلانے کا اہتمام کرے تو درست ہے لیکن میت کے گھر دوسرے لوگوں کے لیے کھانا تیار کرنا اوراجتماع کے لیے اہتمام کرنا منع ہے، اس لیے میت کے گھر تعزیت کے لیے خصوصی طور پر اجتماع کرنے کی اجازت نہیں ہے اورنہ ہی ان کے گھر آئے مہمانوں کے لیے کھانا تیار کرنا جائز ہے، البتہ میت کی وجہ سے چونکہ اہل خانہ پریشان خاطر ہیں، ان کے لیے باہر سے کھانا تیار کرکے لانا اورانہیں کھلانے کا اہتمام مستحب ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابن ماجہ، الجنائز: ۱۶۱۲۔

[2] مسند امام احمد، ص: ۲۰۴، ج ۲۔

[3] مجمع الزوائد، ص: ۵۳۵، ج ۱۔

[4] ابوداود، الجنائز: ۳۱۳۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 167

محدث فتویٰ